© rasailojaraid.com

گئے دور کا فسانہ

میں شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ اردو زبان کا سب سے بڑا خطیب ایک بوسیدہ مکان کے ملبہ میں اپنے بڑھاپے کی فراٹے بھرتی ہوئی عمر گزار رہا ہے۔

شاہ جی نے کھجور کی چٹائی پر اپنے ماتھے کی تھکی ہاری شکنیں بکھیرتے ہوئے جو کچھ کہا میں نے اس خوبصورت گفتگو کو اشعار کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔ (شورش کاشمیری)

ہمارا ذکر گئے دور کا فسانہ ہوا
لگا کے آگ ہمیں کارواں روانہ ہوا
کبھی مصائبِ منزل سے آشنائی کی
کبھی نوشتۂ تقدیر قید خانہ ہوا
ہر ایک موج بہر رنگ ہم کلام ہوئی
ہر ایک پھول بہر شاخ آشیانہ ہوا
یہ ایک بات زباں قلم تک آپہنچی
یہ ایک حرفِ دلآویز محرمانہ ہوا
ہوا کہ دوش پہ اڑتا رہا کلامِ خطیب
اگرچہ گوش بر آواز یہ زمانہ ہوا
اٹھے تو شاخِ چمن سے کہانیاں اٹھیں
گئے تو برق کا مرہون آشیانہ ہوا
ہم ایسے لوگ بھلا کس سے آشنا ہوتے؟
ہوا تو گردشِ دوراں سے دوستانہ ہوا

(شورش کاشمیری)

© rasailojaraid.com